ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۳ ۔ ماہ وفا ۱۳۲۲ھ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | ۳ ماہ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ وفا ۱۳۲۲ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ڈلہوزی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور اسہال کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حادثہ بھامبڑی کے سلسلہ میں پولیس نے جن احباب سے ضمانتیں لی تھیں انہیں بتایا گیا تھا کہ تاریخ پیشی ۲ جولائی ہے مگر کل یکم جولائی پولیس کیطرف سے یہ اطلاع دیگئی کہ پیشی ۲ کو نہیں ہوگی۔ کس تاریخ کو ہوگی یہ اطلاع بعد میں دی جائیگی۔

نبوّت اور شاعری

حال میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ شاعری کو قرآن کریم نے نبی کی شان کے منافی بیان فرمایا ہے۔ اور مرزا صاحب چونکہ شاعر تھے۔ اس لئے نبی نہیں ہو سکتے۔ اس اعتراض کا مختصر جواب گذشتہ پرچے میں دیا بھی جا چکا ہے لیکن چونکہ یہ عام طور پر کیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کہیں بھی شاعری کے خلاف نہیں آیا۔ بلکہ جو کچھ آیا وہ یہ ہے۔ کہ جو شاعر بے سر و پا خلاف حقیقت اور مبالغہ سے پُر باتیں کہتے ہیں۔ ان کے تمام اشعار میدانِ افکار کی آوارہ گردی ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو فرمایا۔ کہ آپ شاعر نہیں ہیں یا شاعری آپ کی شان کے شایان نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آپ نے موزون کلام نہیں کہا یا موزونیٔ کلام آپ کی شان کے منافی ہے۔ غزوۂ خندق کے موقعہ کا آپکا ایک شعر تو بخاری میں موجود ہے۔ پس یہ صحیح نہیں کہ آپ موزون کلام نہیں کہتے تھے۔ یا ایسا کرنا آپکی شان کے شایان نہ تھا۔

قرآن کریم میں کفار عرب کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض بیان ہؤا ہے۔ کہ قرآن کریم شعر ہے اب اگر شعر کے معنے موزونیٔ کلام لئے جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ گویا اہل عرب اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ قرآن شریف شعر نہیں ہے۔ یہ بات تو دوسرے ممالک کے معمولی لکھے پڑھے آدمی بھی سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن کریم نظم نہیں۔ بلکہ نثر ہے۔ پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ اہلِ عرب جن کے ہاں اس زمانہ میں شاعری کو اس قدر فروغ حاصل تھا اور جن میں بڑے بڑے شعراء پائے جاتے تھے۔ اور جن میں سے بعض کے اشعار خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پڑھے جاتے تھے جنہیں سنکر آپ بھی ان کی تعریف فرماتے تھے۔ وہ قرآن کریم کے متعلق یہ اعتراض کریں کہ یہ شعر ہے۔ کیا یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ شاعری میں اس قدر بلند پایہ رکھنے اور اس فن کے ساتھ اتنا گہرا تعلق ہونیکے باوجود اہل عرب یہ بھی نہ جانتے ہوں کہ قرآن کریم نثر ہے یا نظم۔

اس سے ثابت ہے کہ ان لوگوں کا قرآن کریم کو شعر قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ شعر سے انکی مراد موزون کلام نہیں تھی۔ بلکہ ان کا مطلب کچھ اور تھا۔ شعر کے اصل معنے عربی میں اس کلام کے ہیں جو جذبات کو اُبھارنے والا ہو۔ اور چونکہ موزون کلام بالعموم نثر کی نسبت جذبات کو زیادہ ابھارتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کا نام شعر رکھ دیا ہے۔ اور کفار مکہ جب قرآن کریم پر یہ اعتراض کرتے تھے۔ کہ یہ شعر ہے۔ تو ان کا مطلب یہی تھا کہ اس میں ایسی باتیں ہیں۔ کہ جو جذبات انسانی کو ابھار دیتی ہیں۔ اور اس طرح اُسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ اور قرآن کریم جو اس کی نفی کرتا ہے۔ تو اس کا بھی یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم موزونیت کلام کی نفی کرتا ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کے اندر حقائق و معارف کے خزانے ہیں۔ اور وہ صداقتوں سے پُر کلام ہے۔ اسے ملمع سازی کا کلام جو جذبات کو ابھار کر لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے، کہنا درست نہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو یہ فرمایا گیا ہے کہ وما ینبغی لہٗ اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ مطلب وہی درست ہے جو ہم نے بیان کیا۔ اس کلام سے کافروں پر حجت کی گئی تھی۔ اگر اس کے یہ معنے لئے جائیں۔ کہ شعر نبی کی شان کے شایان نہیں۔ تو یہ کوئی دلیل نہیں رہتی۔ کیونکہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ حق پر نہ سمجھتے تھے ان کے سامنے یہ دلیل پیش کرنا کہ چونکہ آپ نبی ہیں۔ اس لئے شعر کہہ ہی نہیں سکتے بے معنی سی بات بن جاتی ہے۔ وہ تو آپ کو نبی مانتے ہی نہ تھے۔ ان کے لئے یہ بات کیا دلیل ہو سکتی تھی۔ پس اس آیت کے ایسے ہی معنے ہونے چاہئیں۔ جو کافروں پر حجت ہوں۔ اور وہ یہی ہیں کہ تم خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دیانت اور اخلاق کے قائل رہے ہو۔ اور آپ کے راست باز ہونے کی گواہی دیتے رہے ہو۔ پھر یہ کیونکر کہہ سکتے ہو۔ کہ آپ ملمع سازی کی باتوں سے لوگوں کے دل موہ لیتے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جو آپ کی شان کے شایان ہرگز نہیں۔ اس آیت میں آپکی کسی ایسی شان کا ذکر نہیں جو خدا نے دی۔ اور جس کا کافر انکار کرتے تھے۔ بلکہ اس شان کا ذکر ہے۔ کہ جس کے خود کافر بھی معترف تھے۔ اس آیت کا یہ وہ مفہوم ہے جو بہت عرصہ ہؤا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اعتراض کے جواب میں بیان فرمایا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر شخص جو غلہ اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے جمع کرے۔ اسکا چالیسواں حصہ قادیان کے غربا کے لئے نکال دے۔ اس طرح ان کے غریب بھائیوں کو صرف روٹی ہی نہیں ملے گی۔ بلکہ یہ قربانی کا احساس ان کے اندر سال بھر تقویٰ پیدا کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔" پس حضور کے ارشاد گرامی کے پیش نظر احباب کا فرض ہے۔ کہ اگر انہوں نے ابھی تک وعدے نہیں لکھوائے۔ تو جلد اپنے وعدوں سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر وعدے لکھوا چکے ہیں۔ تو انہیں پورا کرنے میں جلدی کریں۔ اور اگر وہ اپنے وعدے بھی پورے کر چکے ہوں۔ تو اپنے دوسرے بھائیوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ بھی اس کار خیر میں شریک ہوں۔ تاکہ بموجب ارشاد نبوی الدال علی الخیر کفاعلہ نیکی کے محرک کا ثواب نیکی کرنے والے کے برابر ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے حصہ وافر حاصل کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے درس القرآن کے غیر مطبوعہ نوٹ بالخصوص سورۂ مریم سے آخر قرآن تک اگر کسی دوست کے پاس موجود ہوں تو مہربانی فرما کر مجھے اطلاع دیں۔ اور جو دوست بھجوا سکیں وہ ازراہ کرم ایسے نوٹ یا کاپیاں جن پر انہوں نے حضور کا درس لکھا ہو جلد بھجوا دیں۔ ان کی نقل کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ کاپیاں واپس کر دی جائیں گی۔ خاکسار نورالحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید قادیان

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین کی صحت کے لئے دُعا و صدقہ } تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سٹاف اور طلباء نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی کے لئے دعا کی اور ۱۷۰ روپے بطور صدقہ جمع کر کے غرباء کے فنڈ میں جمع کرایا۔ خاکسار محمد ابراہیم سٹاف سیکرٹری

(۲) ۲۷ ماہ احسان جماعت احمدیہ کریام نے ۴۳ غربا کو کھانا کھلایا۔ اور بروز جمعہ تقریباً آدھ گھنٹہ مجموعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی۔ عبدالغنی خان سیکرٹری جماعت احمدیہ کریام

مسخ کی حقیقت

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

مسخ کی لعنت کے نیچے جو یہودی آگیا
ان میں جو بندر بنا۔ بدفعل تھا بقال تھا

لالچی۔ گندے۔ غلیظ۔ احمق جو تھے خنزیر تھے
مشرک اور باغی و طاغی عبدِ شیطان بن گیا

بندر اور خنزیر اور شیطاں کا بندہ ہو کے بھی
پھر جو دیکھا اسکو۔ وہ انساں کا انساں ہی رہا

ان قرآں سے یہی ثابت ہوا اے مولوی
مسخ روحانی ہی تھا وہ مسخ جسمانی نہ تھا

ایک احمدی لڑکی کی کامیابی } جناب سید غلام حسین صاحب ویٹرنری آفیسر ریاست بھوپال کی صاحبزادی سیدہ ممتاز جہاں صاحبہ نے امسال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے بی۔ ٹی کا امتحان پاس کیا۔ اور پریکٹس اور تھیوری میں سیکنڈ کلاس حاصل کر کے انگریزی میں خاص امتیاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

قیس صاحب کو اطلاع } محمد یعقوب صاحب قیس فوراً قادیان پہنچ جائیں۔ کیونکہ ان کے بھائی عبدالسلام صاحب سخت بیمار ہیں۔ نیز احباب بھی ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار حافظ شفیق احمد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا } (۱) مکرم ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب پندرہ روز سے بعارضہ خناق سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز خاکسار بھی بیمار اور کچھ مشکلات میں ہے۔ میرے لئے بھی دُعا کی جائے۔ خاکسار خلیفہ صلاح الدین از دہلی (۲) حاجی غلام احمد خان صاحب عرصہ سوا تین سال سے مرض ٹی بی میں مبتلا ہیں۔ اب حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ خاکسار عبدالغنی از کریام (۳) میرا چھوٹا بچہ حبیب احمد بخار میں مبتلا ہے۔ خاکسار قمرالدین محلہ لودھی پور (۴) خاکسار کا بھائی ناصر احمد بخار کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ خاکسار صلاح محمد از مٹھیانہ (۵) میرا لڑکا عبدالقدیر ملک جو کہ ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔ خاکسار ملک عبدالعزیز از قادیان۔ احباب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔

جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے لئے دُعا کی درخواست } جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو ٹائیفائڈ سے آرام ہو گیا تھا۔ اور آپ سلسلہ کے ایک کام کی خاطر قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ مگر قادیان سے واپس جا کر پھر بخار میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ یہ ہے کہ آپ ٹائیفائڈ کے حملہ کا پھر شکار ہو گئے ہیں۔ درجہ حرارت ۱۰۴ تک ہو جاتا ہے۔ اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ بخار کی شدت کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب سلسلہ کے اس مخلص خادم کی صحت کے لئے دعا کریں۔

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت } انسپکٹر تعلیم و تربیت مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل ۵ جولائی کو جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔ احباب ان سے پورے تعاون سے پیش آکر ممنون فرمائیں۔ ان کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

بھنگواں ضلع گورداسپور و دھیر ضلع گورداسپور :۔ ۵ جولائی تا ۸ جولائی ۱۹۴۳ء

فتح پور ضلع گجرات و ناظم گڑھ ضلع گجرات :۔ ۹ جولائی تا ۱۲ جولائی

کھر پڑ ضلع لاہور۔ جوڑا۔ لدھیکے نیویں۔ للیانی۔ ضلع لاہور :۔ ۱۳ جولائی تا ۱۹ جولائی

حلقہ محمد نگر لاہور :۔ ۲۰، ۲۱ جولائی

" سول لائن " " "

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب حکیم دین محمد صاحب اکونٹنٹ

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۴)

۱۹۰۰ء میں (۱۹۰۳ء تھا مرتب) آریہ سماج قادیان نے اپنا سارا زور لگا کر قادیان میں جلسہ سالانہ کیا جس میں اس نے بڑے بڑے لیکچرار باہر سے منگوائے اس جلسہ پر علاوہ دیگر نامی لیکچراروں کے پنڈت رام بھجدت صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب اور سوامی یوگندر پال بھی تھے۔ دوران جلسہ میں آریہ لیکچراروں نے اسلام پر اعتراض کر کے اللہ تعالیٰ کو روئے اسلامی تعلیم محدود ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ نماز مغرب کے بعد حضرت اقدس نے مسجد مبارک میں دریافت فرمایا کہ آریہ کیا کیا اعتراض کرتے ہیں۔ تاکہ ہم اپنی کتاب نسیم دعوت میں (جو ان میں تقسیم کرنے کے لئے حضور علیہ السلام لکھ رہے تھے) ان کے جواب بھی تحریر کر دیں۔ اس پر میں نے چند ایک اعتراضات دہرائے۔ مگر چونکہ حضور علیہ السلام کے سامنے پورے طور پر بات نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے حضرت اقدس نے شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" کو ارشاد فرمایا۔ کہ وہ سارے اعتراضات لکھ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس ارشاد کی تعمیل میں آریہ لیکچراروں کے اعتراضات لکھ کر پیش کر دیئے۔ حضرت اقدس نے نسیم دعوت میں ان اعتراضوں کا جواب بھی تحریر فرمادیا ان دنوں پریس رات دن چلتا تھا۔ اور تین روز کے اندر ہی جبکہ آریوں کا جلسہ بھی ختم نہ ہوا تھا۔ نسیم دعوت طبع ہو کر ان میں تقسیم کی گئی۔

اس جلسہ کے ایام میں سوامی یوگندر پال آریہ اپدیشک نے اپنے لیکچر میں یہ بھی کہا۔ کہ اگر اسلام کا خدا قادر ہے۔ تو میری زبان جو اس وقت اسلام پر اعتراضات کر رہی ہے بند ہو جائے۔ اور مرزا صاحب خدائے قادر سے دعا کریں۔ کہ وہ میری زبان بند کر دے۔ آریہ اپدیشک جب قادیان سے چلا گیا۔ تو عجیب بات ہے۔ کہ جاتے ہی گورنمنٹ پنجاب کے ذریعہ اس کی زبان بندی ہو گئی۔ اور اسے حکم دیا گیا۔ کہ وہ اسلام کے خلاف لب کشائی نہ کرے۔

(۵)

حضور علیہ السلام نے ایک دفعہ چھوٹے چھوٹے جملے عربی زبان کے اور کچھ کچھ اشعار عربی کے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو یاد کرانا شروع کئے تھے یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہ چل سکا۔ ان اشعار میں سے مجھے ایک شعر یاد ہے جو یہ تھا کہ

رَئَیْتُ ظَبْیاً عَلٰی کَثِیْبٍ یُخْجِلُ الْبَدْرَ وَالْھِلَالْ

میں نے ایک ہرن کو ٹیلہ پر دیکھا۔ جو اپنی خوبصورتی کے سبب بدر و ہلال کو شرمندہ کرتا تھا۔ فقلت ما اسمک فقال لؤلؤ فقلت لی لی فقال لالا۔ پس میں نے کہا تیرا کیا نام ہے۔ اس نے کہا موتی میں نے پوچھا تو میرا ہے۔ اس نے کہا نہیں نہیں

(۶)

جن دنوں قادیان میں طاعون کے چند کیس ہوئے تھے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر غیر مبائعین کو بھی بخار ہو گیا اس پر مولوی صاحب کو شک ہوا۔ کہ شائد انہیں پلیگی بخار ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب سخت گھبرائے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کی درخواست کر رہے تھے۔ اور ان کی گھبراہٹ کی کوئی حد نہ تھی۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ اگر آپ کو پلیگ ہو جائے تو میرا دعوٰے جھوٹا ہے گفتگو فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب نبض پر ہاتھ رکھا۔ تو بخار ندارد تھا اس طرح یہ اقتداری نشان عمل میں آیا۔ اور مولوی صاحب کی تسلی ہوئی۔

(۷)

سردار فضل حق صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ موضع دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ کے رئیس تھے۔ ان کا سابق نام سردار سندر سنگھ تھا۔ اور والد کا نام سردار جیون سنگھ تھا۔ آپ پنجاب چیفس میں سے تھے۔ سر لیپل گریفن کی کتاب پنجاب چیفس میں آپ کے خاندانی حالات درج ہیں۔ سردار صاحب مرحوم نے بیان کیا۔ کہ وہ جوان تھے۔ اور مشن سکول بٹالہ میں تعلیم پاتے تھے۔ ان کے ہموطن مولوی فتح دین صاحب مرحوم کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات رہتی تھی۔ سردار صاحب کے دل میں ان دنوں دہریت کے خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ جن کا تذکرہ انہوں نے ایک دفعہ مولوی فتح دین صاحب مذکور سے کیا۔ انہوں نے وہ باتیں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کر دیں۔ پھر ان کے جواب میں جو کچھ حضرت اقدس نے فرمایا۔ وہ واپس لوٹ کر سردار صاحب کو سنا دیا۔ اس طرح کچھ عرصہ تک زبانی پیغامات کے ذریعہ تبلیغ ہوتی رہی۔ مگر چونکہ سردار صاحب دھرم کوٹ بگہ کے رئیس زادہ تھے۔ اور مولوی فتح دین صاحب معمولی زمیندار مولوی فتح دین صاحب کا یا تو اثر نہ پڑتا تھا۔ یا وہ حضرت اقدس کے زبانی دلائل کو پوری طرح ان تک پہونچا نہ سکتے تھے اس لئے بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضروری سمجھا۔ کہ خود ان سکھ رئیس زادوں کو تبلیغ کرنے کے لئے دھرم کوٹ بگہ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ ایک دن حضور علیہ السلام اکیلے ہی موضع دھرم کوٹ میں مولوی فتح دین صاحب مرحوم کے مکان پر پہنچ گئے۔ اور سردار فضل حق اور ان کے دوسرے بھائی سے ان کے والد سے مخفی رات کے وقت مولوی صاحب کے مکان پر ملاقات کی حضور نے ان سکھ نوجوانوں کے سامنے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ان کے فہم اور قابلیت کے مطابق دلائل بیان کئے۔ جن میں سے ایک دلیل یہ بھی تھی۔ کہ جو مکانات انسان بناتے ہیں جب تک ان کا کوئی نگران اور مرمت کرنے والا نہ ہو۔ یہ قائم نہیں رہ سکتے۔ مگر زمین چاند۔ سورج اور ستارے اپنے اپنے مفوضہ کام برابر باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ ان کی نگرانی کون کرتا ہے۔ اور کون ان کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ وہی ہے جو ان کا خالق ہے ان کا نگران بھی ہے۔ ان کی قدرت کاملہ سے یہ اپنا اپنا مفوضہ کام باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی نگران نہ ہو تو یہ دنیا درہم برہم ہو جائے۔ یہ اور اسی قسم کے اور بھی کئی دلائل بیان کئے۔

سردار صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ جب حضرت اقدس کا ابھی کوئی دعوٰی نہ تھا۔ نیز سردار صاحب نے فرمایا۔ کہ حضرت اقدس کی اس ملاقات کے بعد ان کو اسلام اور دیگر مذاہب کے متعلق مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا۔ اور بعد ازاں حضرت اقدس بذریعہ ترسیل کتب اور خط و کتابت ان کی مدد کرتے رہے۔ آخر سردار صاحب ایک طویل مدت گزر جانے پر قریباً ۴۰ برس کی عمر میں ۱۸۹۸ء صحیح تاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۹۹ء ہے مرتب) میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(۸)

سردار صاحب نے بیان کیا۔ کہ میرے اسلام قبول کرنے سے کچھ عرصہ پیشتر حضرت اقدس نے بھائی عبد الرحیم صاحب نو مسلم سابق سردار جگت سنگھ جو سردار فضل حق صاحب سے تین سال قبل مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔) کی معرفت پیغام بھیجا۔ کہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں

جب صداقت کو آپ نے پالیا ہے۔ تو اس کو دنیوی اغراض کے ماتحت کہاں تک چھپاؤ گے؟ جلد آئیں اور اسلام قبول کریں۔ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ صداقت کو معلوم کر کے بھی تہیدست رہ جائیں۔ اس کے جواب میں سردار صاحب نے کہلا بھیجا کہ میں بہت جلد حاضر خدمت ہوتا ہوں۔ چنانچہ حسب وعدہ سردار صاحب قادیان حاضر ہوئے۔ اور حضورؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ سردار صاحب کے مسلمان ہونے کی خبر بجلی کی طرح اطراف میں پھیل گئی۔ اور اس سے علاقہ کے سکھ دیہات میں بڑا جوش پیدا ہو گیا۔

(۹)

سردار صاحب نے بیان کیا کہ جب سکھوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ تو حضرت اقدس نے بنظر احتیاط سردار صاحب سے فرمایا۔ کہ آپ مسجد مبارک میں رہا کریں اور وہیں کھانا منگوالیا کریں۔ اور قضاءِ حاجت کے لئے اطلاع دے کر ہمارے گھر کے اندر آجایا کریں۔ سردار صاحب کا بیان ہے کہ ضرورت پر وہ دادی مرحومہ (حضرت اقدس کی ملازمہ) کو آواز دیتے۔ تب حضرت اقدسؑ پردہ کا انتظام کر کے سردار صاحب کو اندر بلا لیتے۔ اور جائے ضرور میں جانے کی ہدایت فرماتے۔ اور خود لوٹا بھر کر پاخانہ کی دیوار پر رکھ دیتے۔ سردار صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ حضرت اقدسؑ کے اس کریمانہ سلوک پہ بڑے پشیمان ہوتے، اور آپ سے عرض کیا کہ میں بڑا نادم اور شرمسار ہوں۔ کہ حضور میری خاطر لوٹا بھر کر لاتے ہیں۔ اس پہ حضورؑ نے فرمایا۔ کہ سردار صاحب! میاں محمود احمد کی طرح ہم آپ کو بھی اپنا بیٹا ہی تصور کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں۔ اور نہ یہ آپ کی طرف سے کوئی گستاخی ہے۔ تسلی رکھیں ٭

خاکسار مرتب ملک فضل حسین دفتر تالیف و تصنیف قادیان

مسئلہ رجم کے متعلق بعض شکوک کا ازالہ

(۱)

مسئلہ رجم کے متعلق ایک دوست نے ایک سوال یہ کیا ہے۔ کہ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ رجم اسلامی حکم ہے۔ اور حدود اسلامیہ میں سے ایک حد ہے۔ تو یہ حکم سورۃ نساء کے اس حکم سے ٹکرائے گا جس کو اللہ تعالے نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ وَالّٰتِی یاتین الفاحشۃ من نسآئکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم فان شھدوا فامسکوھن فی البیوت حتّٰی یتوفّٰھن الموت او یجعل اللہ لھنّ سبیلًا۔ والّذان یاتیٰنھا منکم فاٰذوھما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما انّ اللہ کان توّابًا رّحیمًا (نساء ع ۳) یعنی اے مسلمانو تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں۔ تو ان کے اس بدفعل پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو۔ پس اگر گواہ ان کی بدکاری کی تصدیق کریں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو۔ یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی اور رستہ نکالے۔ اور جو دو شخص (یا ایک مرد و عورت) تم لوگوں میں سے بدکاری کے مرتکب ہوں تو انکو مارو پیٹو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں۔ تو ان سے زیادہ تعرض نہ کرو۔

اس آیت میں سائل کے نزدیک الفاحشۃ کے معنے صرف بدکاری کے ہیں کیونکہ چار گواہوں کا قرینہ ہے۔ اور چار گواہوں کا طلب کرنا قرآن مجید میں اسی ضمن میں ذکر ہوا ہے۔ اور والّذان سے مراد ایک مرد اور ایک عورت ہیں۔ اور تغلیبی رنگ میں مذکر کا تثنیہ کا صیغہ بیان کیا گیا ہے گویا ان کے استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ اس جگہ بدکاری کرنے والوں کی سزا رجم بیان نہیں کی گئی۔ بلکہ شادی شدہ عورتوں کے متعلق انکو گھروں میں بند رکھنے اور غیر شادی شدہ مرد و عورت کو مار پیٹ کی سزا کا حکم دیا گیا ہے پس یہ حکم اور رجم کا حکم آپس میں متضاد ہیں کیونکہ اگر رجم کا حکم اسلام میں ہوتا۔ تو صرف یہی کہنا کافی تھا کہ بدفعلی کے مرتکب ہونے والوں کو رجم کی سزا دو۔

اس سوال کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اگر بالفرض اس آیت کے وہ معنے بھی مان لئے جائیں جو سائل نے کئے ہیں۔ تب بھی اُن کا اس آیت سے اخذ کردہ نتیجہ درست نہیں۔ کیونکہ آیت میں اصل حکم کے طور پر فامسکوھن فی البیوت کا فقرہ صرف نہیں ہے۔ بلکہ حتّٰی یتوفاھن الموت کی قید کے ساتھ مقید ہے۔ اس لئے جب بھی اس آیت سے کوئی استدلال ہوگا۔ تو قید کا لحاظ کر کے استدلال کرنا پڑے گا۔ پس جب ساری آیت پر مجموعی طور پہ غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب کسی کو ایسے امر کا مرتکب ہوتا دیکھا جائے۔ تو اس کے متعلق چار گواہ رکھ لئے جائیں۔ اور چونکہ ہر شخص کو انفرادی طور پہ یہ اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ گواہوں کا بیان لے کر سزا جاری کر دے۔ بلکہ قضا ہی ایسے امور کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ اس لئے قضا میں مقدمہ کا فیصلہ ہونے تک ایسی عورتوں کی آزادی کو چھین لیا جائے اور ان کو گھروں سے باہر نہ جانے دیا جائے تاکہ ان کا ملاپ اور عورتوں سے ہو کر فاحشہ کا ذکر عام نہ ہو۔ گویا حبس فی البیوت کا حکم دراصل ایک ضمنی حکم ہے۔ اور یہ اصل سزا نہیں۔ بلکہ اصل سزا کا ذکر بعد میں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ قاضی یا تو متہم قرار دے گا یا بری کر دے گا۔ اگر متہم قرار دے گا۔ تو پھر یتوفّٰھن الموت کا حکم ان پر وارد ہوگا یعنی ان کو خاص قسم کی موت کی سزا دی جائے گی۔ جو اسلام میں قائم کی گئی ہے۔ کیونکہ الموت پر ال داخل ہے۔ جو اس خاص موت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس کا ہر مسلمان کو علم ہے۔ کہ شادی شدہ عورت اگر بدکاری کی مرتکب ہو۔ تو اس کو رجم کی سزا ہوگی۔ لیکن اگر قاضی کے نزدیک جرم ثابت نہ ہو تو پھر "او یجعل اللہ لھنّ سبیلًا" کے ماتحت وہ بری ہو جائیں گی۔ الغرض آیت ہذا میں حبس فی البیوت اصل سزا نہیں۔ بلکہ اس وقت تک سزا ہے۔ جب تک کہ قاضی کا فیصلہ ہو کر مجرم پر فرد جرم نہ لگ جائے۔ اور اگر فرد جرم لگے گا تو اسکی سزا موت ہے۔

اسی طرح اگر سائل کے معنے حصہ آیت واللّذان یاتیانھا کو تسلیم کر لیا جائے کہ اس سے مراد غیر شادی شدہ مرد اور عورت ہیں اور دو مرد مراد نہیں۔ تو پھر قرآن مجید کے حکم "فاجلدوھن مائۃ جلدۃ" کو منسوخ ماننا پڑے گا۔ اس لئے کہ "آذوھما" کے الفاظ عام ہیں۔ جس میں ضروری نہیں کہ کوئی سزا کی نوعیت معین ہو۔ اگر دو چار جوتے بھی لگا دئے جائیں تو اٰذوھما کا حکم پورا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالے نے اس سزا کو معین رنگ میں بیان کیا ہے۔

اس سوال کا دوسرا جواب یہ ہے کہ آیت کے پہلے حصہ میں صرف عورتوں کے فعل کا ذکر ہے اور آیت کے دوسرے حصہ میں صرف دو مردوں کے فعل کا ذکر ہے۔ جیسے کہ بظاہر الفاظ سے بغیر تاویل کے مطلب نکلتا ہے۔ پس اس آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آیت ہذا کے پہلے حصہ میں ان عورتوں کا ذکر ہے جو مساحقہ کرتی ہیں۔ اور دوسرے حصہ میں دو مردوں کے ناجائز فعل کا ذکر ہے۔ اور اول الذکر کی سزا تو یہ بیان کی کہ ایسی عورتوں کو دوسری عورتوں سے ملنے نہ دیا جائے بلکہ انکو گھروں میں ہی رکھا جائے۔ اور دوسرے حصہ میں جن کا ذکر ہے۔ اس کے متعلق فرمایا کہ ایسے لوگوں کی چونکہ حد مقرر نہیں۔ اس لئے تم انہیں اتنی سزا دو کہ ان کی اصلاح ہو جائے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے

کہ یہاں پر گواہوں کے لئے ایک شرط رکھی ہے۔ جس کو منکم کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔ اور عورتوں کا فعل مراد لینے پر ہم اس شرط پر عمل نہیں کر سکتے۔ اس لئے مذکورہ بالا معنے آیت ہذا کے کرنے درست نہیں۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ اگر عورتوں کے لئے ایک حصہ عورتوں میں سے گواہ مقرر کر لئے جائیں۔ اور ایک حصہ مردوں میں سے اور مردوں پر مرد ہی گواہ ہوں۔ تو اس صورت میں کوئی اشکال نہیں رہتا۔ اور اس صورت میں منکم کا صیغہ بھی تغلیبی رنگ میں بولنا قواعد عربی کے لحاظ سے درست ہوگا۔

سوال مذکورہ کا تیسرا جواب یہ ہے کہ آیت میں یہ لفظ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ جو کوئی زنا کرے اس کی یہ سزا ہوگی۔ بلکہ یاتین الفاحشۃ کے الفاظ ہیں۔ اور الفاحشہ کے معنے ضروری نہیں۔ کہ زنا کے ہوں۔ بلکہ اس کے اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں یہ لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یانساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبیّنۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین۔ اس جگہ فاحشہ کے جو معنے ہیں۔ وہ اگلی آیت نے واضح کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد آتا ہے۔ ومن یقنت منکن للہ ورسولہ۔ پس معلوم ہوا۔ کہ یہاں فاحشہ کے معنی عام نافرمانی کے ہیں۔ اسی طرح سورہ طلاق میں آتا ہے۔ لاتخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃٍ مبیّنۃ۔ یعنی تم خود عورتوں کو عدت کے دنوں میں گھروں سے نہ نکالو۔ اور وہ بھی نہ نکلیں۔ ہاں اگر وہ اس کے باوجود نکل جائیں تو یہ ان کی بے حیائی ہوگی۔ اس جگہ عورت کے عدت کے دنوں میں گھر سے نکل جانے کا نام فاحشہ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اس بات کی تائید لسان العرب کے مصنف نے زیر لفظ الفاحشہ کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس آیت میں الفاحشہ کے معنی عدت کے دنوں میں گھر سے نکل جانا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کفار کے سب کاموں کو فاحشہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ واذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیہ اٰباءنا (اعراف) فتح البیان میں ہے کہ الفاحشہ کے معنی فحش گوئی اور بدسلوکی کے بھی ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ فاحشہ کا لفظ وسیع معنی رکھتا ہے۔ اسلئے ایک معنی میں منحصر کرنا درست نہیں۔ الغرض آیت کا مطلب وہ نہیں۔ جو سائل نے سمجھا ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ اگر کوئی عورت بہت نشوز سے کام لے۔ اور مرد کے ساتھ بدسلوکی کرے۔ اور دوسری عورتوں کے لئے بدنمونہ بنے یا عورت آوارہ گردی کرے۔ یا عورت دوسری پڑوس کی عورتوں سے لڑے اور اس طرح قومی اخلاق خراب ہو۔ تو اس صورت میں عورتوں کا یہ علاج کرو کہ تم ان پر پابندی لگا دو۔ کہ وہ گھروں میں ہی رہا کریں۔ تاکہ اس طرح قومی اخلاق خراب نہ ہوں۔ ہاں اگر ان کی اصلاح ہو جائے تو پھر اور بات ہے۔ اور اس وقت ان پر سے یہ پابندی اٹھ سکتی ہے۔ اسی طرح اگر مرد ایسی باتیں کریں۔ جو قومی اخلاق کو تباہ کرنے والی ہوں۔ خواہ وہ دو مرد ہوں یا دو پارٹیاں تو ان کو تم اتنی سزا دو کہ وہ توبہ کریں۔ اور اخلاقی نقص کی اصلاح کر لیں۔ چنانچہ اس کی تائید قرآن مجید کی دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ کہ اگر دو پارٹیاں لڑ پڑیں۔ اور اس طرح سے اخلاقی معیار کو گرائیں۔ تو تم اجتماعی صورت میں ان کو ٹھیک کرو۔ پس اخلاقی معیار کو بلند رکھنے کے لئے اٰذوھما کا حکم دیا گیا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ چار گواہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ کسی کی آزادی چھین لینا یا کسی کو اخلاقی جرم میں متہم کر کے اس کو سزا دینا ایسا امر ہے کہ جس سے متعلقین کو تکلیف ہونا لازمی ہے۔ اس لئے فرمایا کہ تم چار گواہ بد اخلاقی پر مقرر کر لو۔ نیز چونکہ زنا بھی ایک اخلاقی جرم ہے اور دوسرے مذکورہ امور بھی اخلاقی معیار کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے چار گواہ رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ اس جگہ یاتین الفاحشہ کے الفاظ اور واللذان یاتیانھا کے الفاظ سے مراد زنا کا مرتکب ہونا نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر عورتوں سے یا مردوں سے ایسے آثار پر اطلاع ہو۔ یا ان کے ایسے حالات معلوم ہوں۔ جن سے ان کے زنا جیسی برائی میں پڑنے کا اندیشہ ہو۔ تو پھر عورتوں کا علاج یہ ہے کہ انکی کڑی نگرانی کی جائے۔ اور انکو گھروں میں روکا جائے۔ اور مردوں کو کوئی ایسی سزا دی جائے جس سے ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور وہ بڑے جرم سے بچ جائیں۔ عربی قواعد کی رو سے یہ معنے کرنے جائز ہیں۔ کیونکہ حذف مضاف ہو سکتا ہے۔ نیز عربی عبارت کا طرز بیان بعض اوقات اس طرح شرح کرنے کی اجازت دیدیتا ہے۔ چنانچہ آیت زیر بحث کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ احضر احدھم الموت قال انی تبت الاٰن کہ جب تم میں سے کسی کو موت آجاتی ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں توبہ کرتا ہوں اس آیت کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ مرنے کے بعد وہ توبہ کرتا ہے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ جب مرنیوالے کو اپنی موت کے آثار نظر آجاتے ہیں تو وہ توبہ کیطرف رجوع کرتا ہے۔ پس آیت ہذہ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جن عورتوں اور مردوں کے ایسے حالات ہوں تو انکی اصلاح کیخاطر یہ طریق اختیار کیا جائے۔

خاکسار نور الحق مولوی فاضل

گلاب خان صاحب مرحوم پنشنر سیالکوٹ کا افسوسناک انتقال

آہ! میرے محسن بہنوئی خان گلاب خان صاحب مرحوم جو مدت دراز تک سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس رہ چکے تھے۔ ۲۹ جون کو ۱۰ بجے بمقام سیالکوٹ وفات پا گئے۔ جنازہ قادیان لایا گیا اور مرحوم ۳۰ جون چار بجے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے آپ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خاص دوستوں میں سے تھے۔ اور اُن ہی کے ساتھ ۱۸۹۲ء کے قریب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہوئے تھے آپ کا نام منارۃ المسیح قادیان پر کندہ ہے آپ کا شمار تین سو تیرہ صحابہ میں ہے۔ آپ آخری وقت تک احمدیت پر استقلال سے قائم رہے۔ اور نمازوں اور دعاؤں کا خاص التزام رکھا۔ مرحوم مداومت کے ساتھ استغفار کرنے والے تھے بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں جگہ پانا آپکی خوش قسمتی پر دال ہے۔ آپکی آنکھیں ذکر محبوب سنکر پُرنم ہو جاتی تھیں اور رقت اور سوز و گداز سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یاد کرتے اور آپ پر درود اور سلام بھیجنے میں لذت محسوس کرتے تھے۔ انکو خاندان نبوت اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے دلی محبت تھی۔ اور اہل پیغام کی تصانیف پڑھنا پسند نہ کرتے تھے۔ مرحوم کے بڑے لڑکے محمد اصغر خان کلیرنگ اکونٹس آفس دہلی میں کام کرتے ہیں اور دوسرے لڑکے مسٹر عبدالعزیز گیریزن انجینیر انبالہ ہیں۔ تیسرے لڑکے مسٹر عبدالمجید خاں سیکریٹریٹ لاہور میں ملازم ہیں۔ اور چوتھے لڑکے عبدالحمید خاں سیالکوٹ میونسپلٹی میں انسپکٹر اور پانچویں لیفٹیننٹ آفتاب احمد خاں ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے سب کے سب لائق اور احمدی ہیں۔ آپکا گھرانہ احمدیت میں مشہور ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے تمام خاندان کو احمدیت کا خادم بناوے اور دین و دنیا میں ترقی دے۔

خاکسار مرزا برکت علی از قادیان

اخبار وافکار

کولون ۳۰-۳۱ مئی ۱۹۴۳ء کی درمیانی شب رائل ایئر فورس کے ایک ہزار بمبار طیاروں نے جرمنی کے جس شہر کو دو ہزار ٹن بموں کا نشانہ بنایا تھا۔ وہ کولون تھا۔ گذشتہ شنبہ کی رات کو برطانی طیاروں نے پھر اس شہر پر حملہ کیا۔ اور یہاں کے صنعتی مراکز کو تہس نہس کیا۔ اس شہر کی آٹھ لاکھ آبادی میں سے دو لاکھ باشندے باہر نکالے جا چکے ہیں۔ اب یہاں صرف وہی لوگ مقیم ہیں۔ جو جنگی کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس شہر کی ۲۵۰ فیکٹریاں بمباری سے تباہ کی جا چکی ہیں۔ اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ شہر کا ۲۰۰۰ ایکڑ رقبہ بالکل ویران ہو چکا ہے۔

کولون دریائے رائن کے بائیں کنارے واقع ہے۔ اور جرمنی کے شہروں میں تیسرے درجے پر شمار ہوتا ہے۔ یہاں کے کارخانے زیادہ تر بارود۔ ربڑ۔ ڈیزل انجن۔ لوہے کی تاریں اور گاڑیوں کے ڈبے تیار کرتے ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑا گرجا ہے۔ جو سارے یورپ میں اور وسطیٰ کے فن عمارت کا بہترین نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ ریلوں کا مرکز ہونے کے لحاظ سے یہ شہر ایک بڑا تجارتی شہر بن گیا تھا۔ لیکن رائل ایئر فورس کی مسلسل بمباری نے اس کا بہت حد تک ستیاناس کر دیا ہے اور ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا کیا حال ہوگا۔ مشہور خوشبودار تیل یو۔ ڈی کلون اسی شہر میں تیار ہوتا ہے۔

ہیمبرگ دوشنبہ کی بمباری میں ہیمبرگ کو بھی برابر حصہ ملا ہے۔ ہیمبرگ جرمنی کی مشہور بندرگاہ ہے۔ جو دریائے ایلب کے کنارے واقع ہے۔ اس شہر کی بنیاد ۸۰۸ء میں شارلیمین نے رکھی تھی۔ یہ بھی لنڈن۔ لورپول۔ انٹورپ اور نیو یارک کی طرح ایک بہت بڑا تجارتی مرکز ہے۔ یہاں کی بڑی صنعتیں یہ ہیں۔ سگار۔ شراب سازی۔ کھانڈ کے کارخانے۔ انجینئرنگ۔ لوہے کی ڈھلائی۔ جہاز سازی وغیرہ۔

یہ شہر جرمنی میں دوسرے نمبر پر شمار ہوتا ہے۔ آبادی بارہ لاکھ سے زائد ہے۔ ۱۸۹۲ء میں یہاں ہیضہ کی خطرناک وبا پھوٹ نکلی تھی جس کے نتیجہ میں سترہ ہزار اشخاص ہیضہ میں مبتلا ہوئے۔ اور ان میں سے نو ہزار لقمۂ اجل ہو گئے۔

لیگ ہارن کچھ عرصہ سے اٹلی بھی اتحادی بمباری کا برابر مزہ چکھ رہا ہے ۲۸ جون کو ایک سو امریکی "اڑن قلعوں" نے اٹلی کی مشہور بندرگاہ لیگ ہارن پر زور سے بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں جا بجا آگ بھڑک اٹھی۔ اور بندرگاہ دھوئیں کے بادلوں میں پانچ گھنٹہ تک مستور رہی۔

یہ بندرگاہ تیل کے کارخانوں اور جہاز سازی کی وجہ سے مشہور ہے اور اٹلی میں تیسرے نمبر پر شمار ہوتی ہے۔ پہلا اور دوسرا درجہ علی الترتیب جنوآ اور نیپلز کو حاصل ہے۔ انیسویں صدی کے ابتداء میں شام اور فلسطین کے ساتھ برطانوی تجارت اس بندرگاہ کے ذریعہ ہوتی تھی۔ لیکن چند سال بعد برطانوی تاجر براہ راست شام اور فلسطین کو مال بھیجنے لگے۔

شہر کے شمال مغربی حصہ میں بہت سی نہریں بہتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسے "نیو وینس" بھی کہتے ہیں۔ آبادی چودہ لاکھ کے قریب ہے۔

یہاں سے زیتون کا تیل۔ کھالیں۔ سنگ مرمر۔ شراب۔ محفوظ کردہ پھل۔ گھونگے۔ بورک ایسڈ وغیرہ اشیاء برآمد ہوتی ہیں۔

پنجاب سومنگ چیمپین شپ کے مقابلوں میں احمدی طلباء کی شرکت

حسب سابق امسال بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۱۱ طلباء پنجاب سومنگ چیمپین شپ کے مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے ۲۴ جون کو لاہور گئے۔ منٹو پارک لاہور کے تالاب میں تین دن ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ جون ۱۹۴۳ء مختلف مقابلوں میں حصہ لیتے رہے۔

گذشتہ سال ہمارے ایک طالب علم مصلح الدین نے تین مقابلوں میں سے ایک میں اول رہ کر اور دو میں پنجاب میں نیا ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس نے امسال اور ترقی کی ہے۔ اور جونیئرز یعنی ۱۶ سال تک کے کھلاڑیوں میں سے بھی ۵۰ میٹر چھاتی کے زور پر تیرنے میں دوئم رہا۔ اس مقابلہ میں یعقوب اللہ سوم رہا۔ اور medley relay میں ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور سے مقابلہ کر کے ہاری ٹیم کے تین لڑکے مصلح الدین یعقوب اللہ اور بشیر احمد میر اول رہے۔

اور سیدھا تیرنے کی ریلے میں ہماری ٹیم ایف۔ سی کالج لاہور سے مقابلہ کر کے دوئم رہی۔ نیز بارہ سال تک کے طلباء میں سے مطیع اللہ ۵۰ میٹر سیدھا تیرنے اور ۵۰ میٹر الٹا تیرنے دونوں میں سوئم رہا۔ اس کے علاوہ واٹر پولو (جونیئرز) میں ہماری ٹیم نے جو کم و بیش ایک ماہ ہی اس کھیل کی مشق کر سکی تھی۔ چیفس کالج لاہور کے کہنہ مشق کھلاڑیوں سے میچ کھیلا۔ اور گو وہ ہار گئی۔ مگر ایسا اچھا کھیلی۔ کہ مکرم شیخ بصیر علی صاحب قائم مقام سکرٹری آل انڈیا سومنگ فیڈریشن نے تقسیم انعامات سے قبل اپنی تقریر میں خاص طور پر اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ قادیان ٹیم کے نو آموز کھلاڑیوں نے نہایت قلیل عرصہ کی مشق کے باوجود کہنہ مشق کھلاڑیوں کا جس خوبی سے مقابلہ کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے

ہمارے ساتھ ایک سب سے چھوٹا لڑکا محمد افضل خان جماعت پنجم چھلانگیں لگانے کے لئے گیا تھا۔ وہ بھی بارہ سال تک کے لڑکوں میں چوتھے درجہ پر رہا۔ اس کے متعلق مسٹر جانسن آف بمبئی نے کہا۔ کہ یہ لڑکا بہت ہونہار ہے۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ یہ ترقی کر کے بین الاقوامی مقابلوں میں ناموری حاصل کرے گا۔

یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ مصلح الدین کے گذشتہ سال کے قائم کردہ ریکارڈ کو کوئی نہیں توڑ سکا۔

(خاکسار قمر الدین سکرٹری گورداسپور ڈسٹرکٹ سومنگ ایسوسی ایشن قادیان)

رشوت لینا اور دینا منع اور ناجائز ہے

اسلام نے رشوت کا مال لینے اور دینے کو سخت ناجائز قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لعن اللہ الراشی والمرتشی۔ کہ خدا رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت کرے۔ اب یہ کیسی خطرناک وعید ہے۔ بھلا جس پر خدا اور رسول کی لعنت پڑجائے۔ اس کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ومن یلعن اللہ فلن تجد لہٗ نصیراً

درحقیقت رشوت کی صورت میں انسانی ہمدردی کا خون ہو جاتا ہے۔ جو شخص رشوت لیکر کام کرتا ہے۔ گویا اُسے انسانی ہمدردی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ کوئی مرے یا زندہ رہے۔ رشوت خور کو اپنا پیٹ بھرنا مطلوب ہوتا ہے۔ سُود کو بھی اسلام نے اسی لئے حرام قرار دیا۔ کہ اس میں بھی انسانی ہمدردی کا پہلو باقی نہیں رہتا۔ پچھلے زمانہ میں بھی رشوت لیکر کام ہوتے تھے۔ مگر آجکل اس کا رواج زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں ایک سچے مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ کہ اسلامی ہدایت کی پابندی کرے۔ کیونکہ خواہ ساری دنیا میں ایک بدی ہوتی ہو۔ مومن کا یہ کام ہے۔ کہ وہ اپنے مولیٰ کی مرضی کے مطابق چلے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رشوت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیئے۔ یہ سخت گناہ ہے۔ مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں۔ کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کئے جاویں۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں۔ لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسی کو دی جائے جس سے کسی حقوق کے اتلاف مدنظر نہ ہو۔ بلکہ اپنی حق تلفی اور شر سے بچنا مقصود ہو۔ تو یہ میرے نزدیک منع نہیں۔ اور میں اس کا نام رشوت نہیں رکھتا۔ کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی بلکہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فرمایا ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"رشوت اور ہدیہ میں ہمیشہ تمیز چاہیئے۔ رشوت وہ مال ہے۔ کہ جب کسی کی حق تلفی کے واسطے دیا یا لیا جائے۔ ورنہ اگر کسی نے ہمارا ایک کام محنت سے کر دیا ہے اور حق تلفی بھی کسی کی نہیں ہوئی۔ تو اُس کو جو دیا جائے گا۔ وہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۵)

نظارت ہذا اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ انہیں چاہیئے۔ کہ جہاں خود اس بارہ میں اسلامی ہدایات کی پابندی کریں۔ وہاں دُوسرے احباب کو بھی اس مسئلہ سے اچھی طرح سے واقف کریں۔ اگر اسلامی ہدایات کی پابندی ہو۔ تو دنیا میں جو نت نئے فتنے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا سدِ باب ہو۔

احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

الفضل کے بعض خریدار اصحاب اس خیال سے کہ وی۔پی کے زائد اور غیر ضروری خرچ سے بچ جائیں دفتر کو یہ ہدایت دے دیتے ہیں کہ انکے نام وی پی ارسال نہ کیا جائے وہ چندہ خود بروقت ادا کردینگے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایسے اصحاب میں سے بہت کم ہیں جو از خود بروقت چندہ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ بیشتر اصحاب کئی کئی ماہ خاموش رہتے ہیں۔ اور ہم جب انتظار کے بعد وی پی ارسال کرتے ہیں تو پھر وہ گلہ شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات بالکل خلاف اصول ہے۔ جو دوست ہمیں وی پی کے ذریعہ چندہ وصول کرنے کی ممانعت کر دیتے ہیں۔ انکا یہ فرض ہے کہ بروقت بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اپنے فرض سے کوتاہی کرتے ہیں ہم تمام ایسے دوستوں کی آگاہی کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ وی پی کے متعلق تحریری یا زبانی ممانعت کر دینا کافی نہیں۔ ہمیں بروقت رقم ملنی ضروری ہے۔ امید ہے۔ متعلقہ احباب اس نہایت ضروری امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے۔

(مینجر)

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کیلیفورنیا ۳۰ جون۔ فوج اور بحری محکمے کے اعلےٰ افسروں کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کرنل ناکس نے اعلان کیا کہ امریکہ اور اتحادیوں کو ایک لمبی اور سخت لڑائی کا سامنا ہے۔ جو ممکن ہے تین چار سال اور جاری رہے۔

نئی دہلی ۳۰ر جون۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند گندم کی قیمتوں پر پھر کنٹرول کرنے والی ہے کیونکہ نرخ گھٹنے میں نہیں آتے۔

بمبئی ۳۰ جون۔ آج دوپہر بمبئی یارن مرچنٹس ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے سپلائی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔ اور اپنی شکایات بیان کیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ کنٹرول کی پابندیاں کسی غیر ملکی کپڑے یا دھاگے یا غیر ملکی سوتی کپڑے یا سوت پر عائد نہیں ہونگی۔

امرتسر ۳۰ر جون۔ امرتسر پیس گڈس ایسوسی ایشن نے آج فیصلہ کیا ہے۔ کہ بمبئی میں ۳-۴ جولائی کو ہونے والی آل انڈیا بیوپاری کانفرنس کے فیصلہ تک امرتسر میں کپڑے کا تھوک بیوپار بند کر دیا جائے۔ کنٹرول آرڈر کے نفاذ کے بعد مارکیٹ میں جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس پر غور کیا گیا۔ اور کپڑے کی گرتی ہوئی قیمتوں پر اندیشہ ظاہر کیا گیا۔

ماسکو ۳۰ر جون۔ جرمن فوجوں کی مختلف مقامات پر تعیناتی کے متعلق جو غیر سرکاری اندازہ شائع ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ روسی محاذ پر دو سو گیارہ ڈویژن جرمن فوج تعینات ہے اور یہاں سے کوئی فوج کسی دوسرے مقام پر تبدیل نہیں کی جا رہی۔

نئی دہلی۔ ۳۰ جون۔ گورنر جنرل نے آنریبل مسٹر جسٹس محمد منیر کو ۱۶ جولائی سے ۲۵ اگست تک لاہور ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا ہے۔

جمشید پور ۳۰ر جون۔ ٹاٹا سٹیل اینڈ آئرن کمپنی لمیٹڈ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۳۱ر مارچ ۱۹۴۴ء کو ختم ہونے والے سال کے لئے تمام ملازموں کو اڑھائی ماہ کی تنخواہ بطور بونس دی جائے۔

لنڈن ۳۰ر جون وزیر خوراک نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ بعض غیر ملکی مجھ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ آپ چور بازار کا انتظام کس طرح کرتے ہیں۔ اور میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ برطانیہ میں چور بازار ہے ہی نہیں۔ لوگوں کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ جنگ ہے اس لئے ناجائز منافع بازی کرتے ہی نہیں۔

واشنگٹن ۳۰ر جون امریکی گورنمنٹ ۹۴۳ جو کو ختم ہونے والے مالی سال میں ۸۰ ارب ڈالر خرچ کر چکی ہے۔ اس میں سے ۷۱ ارب ڈالر براہ راست جنگ پر خرچ ہو چکا ہے۔ قوم کا قرضہ ۷۱ ارب سے بڑھ کر ایک کھرب ۴۰ ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے۔

امرتسر ۳۰ جون۔ سونا حاضر ۸-۸۵ روپے چاندی حاضر ۔۔۔۔ ۱۲۴ پونڈ ۸-۵۷ روپے

امرتسر ۳۰ جون ململ الف ۴ ۷-۸-۱۲ لٹھا ۴۹۴ ۔۔۔ ۴۰ ۔۔ ۱۶۰۰ ۔۔ ۴۲-۰ روپے چادر ۔۔۔ ۴۹ مضبوط ۔۔۔ ۳۹ R.M. وائل اور ٹنگا ۱۲ ۔۔ چھینٹ ۴۲-۱۲ فی گز سوتی [illegible] فی گز۔ چھاپہ بغیر کنارہ [illegible] فی گز۔ کنارہ والا ۹-۱۰-۰ فی گز۔

نیویارک ۳۰ جون امریکہ کے جنگی کارخانوں کے انجینیر کو جاسوسی کرنے اور جرمنی کے لئے اہم جنگی اطلاعات حاصل کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے۔ کہ اسنے جرمنی کے محکمہ اطلاعات کو امریکہ کی جنگی تیاریوں کے متعلق خبریں بھیجیں۔ آج جب اسے نیویارک کی ایک عدالت میں پیش کیا گیا۔ تو اس نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ اسے فیڈرل گرینڈ جیوری کے سپرد کر دیا گیا۔ اس کی ضمانت ۵۰ ہزار روپیہ کی ہو گئی ہے۔

واشنگٹن یکم جولائی۔ آسٹریلیا کے شمال میں جاپانیوں پر دو طرف سے حملہ شروع کیا گیا ہے۔ اور جنوبی بحرالکاہل میں امریکن فوجیں پانچ مقامات پر اتر گئی ہیں۔ ابھی ان حملوں کا پورا حال معلوم نہیں ہوا۔ تاہم اتنا پتہ لگا ہے کہ کارروائی تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ امریکن طیارے میدانی فوجوں کو گرانقدر مدد دے رہے ہیں۔ نیوگنی میں ناسو کی کھاڑی میں جو فوج اتری تھی۔ وہ اب موبے میں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے۔ امریکن سپاہی ساحل پر اترتے ہی تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔ دشمن نے معمولی سی مزاحمت کی۔ مگر اب وہ سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ نیو جارجیا کے جنوب مشرقی سرے پر ویرو کی بندرگاہ پر بھی امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔

جاپانیوں نے منڈا کے بچاؤ کے لئے بہت سی فوج جمع کر لی ہے۔ رنڈوا میں اترتے وقت ایک سو دس جاپانی طیارے امریکن فوج پر حملے کر رہے تھے۔ ان میں سے ۶۵ گرا لئے گئے۔ ۱۷ امریکن طیارے بھی کام آئے۔ اور ایک جنگی جہاز ڈوب گیا۔ مگر اس وقت جب تمام سپاہی اتر چکے تھے۔ یہ کارروائی جنرل میکارتھر کی کمان میں کی جا رہی ہے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جاپانیوں کو آسٹریلیا کے شمال اور شمال مغرب کے قریبی مقامات سے نکال دیا جائے۔ ان کی بڑی کوشش یہ ہے۔ کہ رباؤل پر قبضہ کیا جا سکے۔ امریکہ کے جنگی وزیر نے ایک بیان میں کہا کہ اس حملہ کی تفصیل تھوڑا عرصہ ہوا۔ ایک کانفرنس میں طے کی گئی تھی۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ کل الجیریا میں آزاد فرنچ نیشنل کمیٹی کے اجلاس میں اہم فیصلے کئے گئے۔ موسیو کروتی کو فرانسیسی مغربی افریقہ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

واشنگٹن یکم جولائی۔ فرانسیسی جزیرہ مارٹینک کے وشی گورنمنٹ کے ہائی کمشنر نے امریکن گورنمنٹ سے کہا ہے۔ کہ وہ اپنا نمائندہ بھیجے جس کے ساتھ صلح کی گفت و شنید کی جا سکے۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ مسٹر ڈی ویلرا پھر وزیر اعظم منتخب ہو گئے۔ ان کے حق میں ۶۷ اور خلاف ۳۷ ووٹ تھے۔

لاہور یکم جون۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ اشیاء کی گرانی کے باعث سیاسی نظر بندوں کے متعلقین کے الاؤنس میں اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو ڈیڑھ سے دوگنا تک ہوگا۔

لنڈن ۲ر جولائی۔ مغربی یورپ میں برطانی بمباروں نے ہالینڈ کے پاس تین جہازوں اور چار سرنگ سمیٹ جہازوں کو نقصان پہنچایا۔ جو ایک قافلہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ امریکن طیاروں نے فرانس بلجیم۔ اور ہالینڈ میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ بحیرہ روم میں سسلی کے اہم ٹھکانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ میسنا پر دو دو ٹن وزن کے بم پھینکے گئے اڑن کشتیوں کی اہم چھاؤنی پلرمو پر بھی حملہ کیا گیا۔

دہلی۔ یکم جولائی۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ اکیاب سے ۳۵ میل شمال مشرق میں دشمن کی فوجی عمارتوں پر حملہ کر کے انہیں برباد کر دیا گیا۔ دریائے ایراودی میں دشمن کی کشتیوں پر بھی برطانی طیاروں نے حملے کئے۔ اور ان میں سے ۲۵ کو برباد کر دیا۔ ہمارا صرف ایک طیارہ واپس نہ آ سکا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر